151218-والدہ کی زندگی میں والدہ کی لاعلمی میں پیسے لے لینا

سوال

میں والدہ کی لاعلمی میں اپنا ضرورت سے زیادہ لباس لینے اور خرچ کرنے لیے پیسے لے لیا کرتی تھی، بعد میں نے توبہ کا عزم کیا، لیکن اچانک میری والدہ فوت ہوگئی، برائے مہربانی مجھے بتائيں کہ میں اس گناہ سے اپنے آپ کو کیسے بری کرسکتی ہوں ؟

یہ علم میں رہے کہ والدہ کی میں ہی اکیلی وارث ہوں، اور والدہ کی جو بھی ملکیت تھی وہ مجھے مل چکی ہے، مجھے اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا، اور کیا میری والدہ کی وفات میرے لیے اللہ کی جانب سے سزا تھی ؟

پسندیدہ جواب

ماں باپ وغیرہ جن پر اولاد یا کسی
اور کا نفقہ اوراخراجات واجب ہوں تو بیٹے وغیرہ کا ان کے مال میں سے بغیر اجازت
لینے کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

اتنا مال لے جو اس کے کھانے پینے اور
لباس وغیرہ کی ضرورت پوری کرے تو یہ جائز ہے.

چاہے مال والے کی لاعلمی میں ہے لیا
گیا ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ اس طریقہ کے بغیر وہ اپنا حق حاصل نہیں کرسکتا.

اس کی دلیل بخاری اور مسلم شریف کی
درج ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی
ہیں کہ ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم یقینا ابو سفیان ایک بخیل و شحیح شخص ہے، اور مجھے اتنا مال نہیں دیتا جو میرے
اور میرے بچے کے لیے کافی ہو، لیکن یہ ہے کہ میں اس کی لاعلمی میں کچھ رقم لے لوں
تو گزارا ہو جاتا ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تم اچھے طریقہ سے اتنا لے لیا کرو
جو تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1714).

دوسری حالت :

نفقہ سے زیادہ وسعت کے لیے مال لیا
جائے تو یہ جائز نہیں ہوگا، اور اسے ناحق مال لینا کہا جائیگا، اس حالت میں ایسا
کرنے والے کو توبہ کرتے ہوئے مالک کو اس کا لیا ہوا مال واپس کرنا ہوگا، یا اگر وہ
زندہ نہیں تو اس کے ورثاء کو واپس کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا :

میں اپنے والد کی اکیلی اولاد ہوں،
اللہ کا فضل ہے مالی حالت بہت اچھی ہے، بعض اوقات میں والد صاحب کی
لاعلمی میں ان کے پیسے لے لیا کرتی تھی اور انہوں نے اس کے متعلق کبھی پوچھا بھی
نہیں تو کیا ایسا کرنے پر میں گنہگار ہوں ....؟

شیخ کا جواب تھا :

"کسی بھی شخص کے لیے کسی دوسرے کی
ناحق طور پر چیز لینی جائز نہیں، اور وہ حق کے بغیر نہیں لے سکتا، یہ لڑکی اگر تو
والد کی جیب سے اپنی اپنی ضرورت کے لیے پیسے لیتی رہی کیونکہ بیٹی کے مانگنے پر باپ
اسے پیسے نہ دیتا تھا تو پھر اس میں کوئی حرج والی بات نہیں.

کیونکہ ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں دریافت کیا تھا، بلکہ رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تھی کہ اس کا خاوند اسے اتنا مال نہیں دیتا جو
اسے اور اس کے بچے کو کافی ہوتا ہو.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا :

"تم اس کے مال سے اتنا لے لیا کرو
جو تمہارے اور بچے کے لیے کافی ہو جائے "

لیکن اگر اس عورت کا باپ ضروریات کی
اشیاء مانگنے پر اسے منع نہ کرتا ہو تو پھر اس کے لیے والد کی جیب سے بغیر علم کے
کچھ لینا جائز نہیں ہو گا " انتہی

ماخوذ از : فتاوی نور علی الدرب.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (
82099)اور (
149347) کے جوابات کا مطالعہ ضرور
کریں.

اس بنا پر آپ نے جو کچھ کیا اس پر
توبہ و استغفار کریں اور اپنے کیے پر ندامت کا اظہار کریں، آپ کو لیا گیا مال واپس
نہیں کرنا، لیکن اگر آپ کے علاوہ کوئی اور دوسرا بھی وارث ہے تو پھر واپس کرنا
ہوگا، کیونکہ اس مال میں دوسرے ورثاء کا بھی حق ہے.

آپ اپنی والدہ کے لیے کثرت سے دعا
کیا کریں، کیونکہ موت کے بعد ان کے ساتھ سب سے بہتر اور افضل صلہ رحمی ان کے لیے
دعا ہی ہے، اور اگر آپ اپنی والدہ کی جانب سے کچھ صدقہ کر دیں تو امید ہے کہ اس کا
ثواب اسے ملے گا، اور کی توبہ کی تکمیل ہوگی.

واللہ اعلم .